وقت کی اضافیّت قرآن میں بیان کی گئی

وقت کی اضافیت جو کہ سائینس نے بیسویں صدی عیسوی میں دریافت کی، ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن میں بتا دی گئی تھی۔
مثال کے طور پر اللہ نے بہت ساری آیات میں زور دیا کہ اس دنیا کی زندگی بہت تھوڑی ہے۔ ہمارے مالک نے ہمیں مطلع کیا کہ اوسطا انسانی زندگی اتنی تھوڑی ہے جتنی کہ "ایک دن کا ایک گھنٹہ"۔
جس دن وہ تمہیں بلائے گا تم اسکی تعریف کرتے ہوئے تعمیل ارشاد کرو گے کہ تمہا را رہنا بہت ہی تھوڑا ہے۔
سورۃ الآسرا - ۵۲

انکو وہ دن یاد دلائیے جسمیں اللہ انکو جمع کریگا تو انکو محسوس ہوگا گویا وہ سارے دن کی ایک آدھ گھڑی ہی رہے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کو ٹھہرے ہوں۔سورۃ یونس - ۴۵
کچھ آیتوں میں اللہ نے بتایا کہ وقت اس سے کہیں زیادہ چھوٹا ہے جتنا کہ انسان نے سوچا۔

اللہ تعالی' دریافت فر مائے گا تم زمین میں با عتبار برسوں کی گنتی کے کس قدر رہے۔ وہ کہیں گے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم ، گنتی گننے والوں سے پوچھ لی جئیے ، اللہ تعالیٰ فرما ئے گا فی الواقع تم وہاں بہت ہی کم رہے ہو، اے کاش تم اسے پہلے ہی جان لیتے۔سورۃ المومنون - ۱۱۲-۱۱۴
قرآن کی دوسری آیتوں میں بتایا گیا کہ وقت مختلف ڈائیمنشن میں مختلف رفتا رسے گزرتا ہے۔ مثال کے طور پر قرآن کی ایک آیت میں بیان کیا گیا کہ اللہ کی نظر میں ایک دن انسانی سالوں کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔
سورۃ الحج -۴۷
اس مضمون سے متعلق دوسری آیات مندرجہ ذیل ہیں۔

جسکی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں ، ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے -سورۃ المعارج-۴

وہ آسمان سے لے کر زمین تک ہر کام کی تدبیر کرتا ہے پھر وہ (کام) ایک ایسے دن میں اسکی طرف چڑھ جاتا ہےجسکا اندازہ تمہاری گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہے۔سورۃ السجدہ -۵

غار والے مومنین جنکا اللہ پاک نے قرآن میں ذکر فرمایا، ۳۰۰ سال تک سوتے رہے۔ جب اللہ نے انہیں بعد میں اٹھایا، تو انہوں نے سوچا کہ وہ بہت ہی تھوڑے عرصہ تک کے لیے سوئے وہ اندازہ نہیں لگا سکے کہ وہ کتنی دیر سوئے۔
پس ہم نے انکے کانوں پر گنتی کے کئی سال تک اسی غار میں پردے ڈال دئیے۔پھر ہم نے انہیں اٹھا کھڑا کیا کہ ہم یہ معلوم کرلیں کہ دونوں گروہوں میں سے اس انتہائی مدت کو جو انہوں نے گزاری کس نے زیادہ یاد رکھی۔
سورۃ الکہف - ۱۱-۱۲

اس طرح ہم نے انہیں جگا کر اٹھا دیا کہ آپس میں پوچھ گچھ کر لیں ۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ کیوں بھئی تم کتنی دیر ٹھہرے رہے؟ وہ کہنے لگے ایک دن یا ایک دن سے بھی کم ۔کہنے لگے تمہارے ٹھہرے رہنے کا بخوبی علم اللہ تعا لیٰ کو ہی ہے۔سورۃ الکہف - ۱۹

مندرجہ ذیل آیت میں اللہ اس حقیقت کے بارے میں کہ وقت ایک ضروری نفسیاتی ادارک ہے ایک اور ثبوت دیتے ہیں۔

یا اس شخص کی مانند جسکا گزر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی، وہ کہنے لگا اسکی موت کے بعد اللہ تعالیٰ اسکو کیسے زندہ کریگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اسکو مار دیا سو سال کے لیے ، پھر اسے اٹھایا، پوچھا کتنی مدت تجھ پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، فرما یا بلکہ تو سو سال تک رہا، پھر اب تو اپنے کھانے پینے کو دیکھ کہ بلکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ، ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کسطرح اٹھا تے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں ، جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔سورۃ البقرہ ۲۵۹

یہ آیتیں بتاتی ہیں کہ وقت غیر مطلق ہے اور مطلق نہیں ہے۔ یہ مشاہدہ اور شعور کے حساب سے مختلف ہوتا ہے اور یہ حقیقت ۱۴۰۰ سال پہلے قرآن میں بتائی گئی۔

https://www.harunyahya.info/ur/mdhamyn/wqt-ky-adhafyt-qraan-my-byan-ky-gey